

سیرت نبوی ﷺ میں بین الاقوامی تعلقات کا تصور: سفارت کاری، معاہدات اور جنگ و امن کے اصولوں کا تقابلی مطالعہ

## The Concept of International Relations in the Prophetic Seerah: A Comparative Study of Diplomacy, Treaties, and the Principles of War and Peace

1. Dr. Abdul Haseeb

Lecturer, Punjab Tianjin University of Technology, Lahore

2. Dr. Hifsa Shabbir

Visiting Lecturer, Punjab Tianjin University of Technology, Lahore

3. Shazia Majeed

Visiting Lecturer, Punjab Tianjin University of Technology, Lahore

**Abstract:** The research paper titled "The Concept of International Relations in the Seerah of the Prophet (PBUH): A Comparative Study of Diplomacy, Treaties, and the Principles of War and Peace" challenges the prevailing Western notion that international law and diplomatic norms originate exclusively from the 1648 Treaty of Westphalia. It argues that Islam established a comprehensive, ethical, and equitable system of international relations fourteen centuries ago with the founding of the State of Madinah. A critical study of the Prophet's Seerah demonstrates that his diplomacy was rooted not in transient political gains, but in peace, universal justice, neutrality, and the fulfillment of covenants—brilliantly exemplified by the Constitution of Madinah, the Treaty of Hudaibiyyah, and diplomatic letters sent to global rulers.

The paper highlights the evolution of classical Islamic international law, known as **Ilm al-Siyar**, and acknowledges the pioneering contributions of Imam Muhammad ibn al-Hasan al-Shaybani in codifying the laws of nations. A comparative evaluation reveals that while modern Western theories—such as Realism and Liberalism—often subordinate ethics to national interests, the Islamic framework derived from the Seerah is anchored in divine commands, the unconditional preservation of treaties (*Pacta Sunt Servanda*), and the sanctity of human rights. The primary objective of the Islamic state's foreign policy has consistently been peaceful dialogue, human welfare, and the protection of religious freedom rather than territorial expansion.

Ultimately, the study concludes that the diplomatic protocols, rules of diplomatic immunity, and codes of conduct during war and peace found in the Seerah are remarkably more advanced and comprehensive than modern conventions like the Geneva Accords. To address contemporary global conflicts, the paper recommends integrating "The Seerah and Diplomacy" into academic and diplomatic curricula in Muslim nations, promoting Islamic international law through global scholarly seminars, and applying the models of the Constitution of Madinah and Hudaibiyyah to resolve intra-state and international disputes peacefully.

**Keywords:** Seerah, International Relations, Islamic Diplomacy, Constitution of Madinah, Treaty of Hudaibiyyah, Ilm al-Siyar, Islamic International Law, Pacta Sunt Servanda.

انسانی تاریخ اور معاشرتی ارتقاء میں بین الاقوامی تعلقات اور سفارت کاری کی اہمیت ہمیشہ سے مسلمہ رہی ہے۔ مختلف اقوام، تہذیبوں اور ریاستوں کے مابین پر امن بقائے باہمی، تنازعات کے حل اور باہمی مفادات کے تحفظ کے لیے متفقہ قواعد و ضوابط کا ہونا ناگزیر ہے۔ عام طور پر جدید مغربی اکیڈمیا میں یہ تصور راسخ ہے کہ موجودہ بین الاقوامی قانون اور سفارتی اصول جدید مغربی تہذیب، خصوصاً 1648ء کے معاہدہ ویسٹ

فیلپا (Treaty of Westphalia) کی پیداوار ہیں۔ تاہم، تاریخی اور علمی حقائق اس دعوے کی نفی کرتے ہیں اور اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اسلام نے آج سے چودہ سو سال قبل ریاست مدینہ کے قیام کے ساتھ ہی بین الاقوامی تعلقات کا ایک جامع، اخلاقی اور منصفانہ نظام متعارف کروادیا تھا۔

سیرت نبوی ﷺ کا بغور اور تنقیدی مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نہ صرف ایک عظیم روحانی پیشوا تھے بلکہ ایک بے مثال مدبر، ریاستی سربراہ اور سفارت کار (Diplomat) بھی تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی سفارت کاری کی بنیاد محض عارضی مفادات کے بجائے امن، آفاقی عدل، غیر جانبداری اور ایفاء عہد پر رکھی۔ ہجرت کے فوراً بعد میثاق مدینہ (Constitution of Medina) کا قیام اس کی پہلی شاندار مثال ہے، جس نے تاریخ میں پہلی بار ایک کثیر المذہبی معاشرے میں پر امن بقائے باہمی اور مشترکہ دفاع کی آئینی بنیاد رکھی۔ اسی طرح صلح حدیبیہ کا تاریخی معاہدہ، جس میں بظاہر دہ کر اور سخت شرائط مان کر طویل المدتی امن کو ترجیح دی گئی، نبوی ﷺ سفارت کاری کی تزویراتی (Strategic) بصیرت کا درخشاں باب ہے۔ مزید برآں، 6 ہجری میں قیصر روم (ہرقل)، شاہ فارس (خسرو پرویز)، مقوقس مصر اور نجاشی حبشہ سمیت دیگر عالمی حکمرانوں کو لکھے گئے دعوتی و سفارتی مکتوبات اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ ریاست مدینہ کی خارجہ پالیسی کا اولین مقصد دنیا میں پر امن مکالمہ (Dialogue) اور انسانیت کی فلاح تھا۔

نبی کریم ﷺ کے انہی سفارتی اصولوں، جنگ و امن کے قوانین اور معاہدات کو بعد ازاں کلاسیکی فقہائے کرام نے "علم السیر (Islamic International Law) کے نام سے باقاعدہ ایک الگ فن کے طور پر مدون کیا۔ امام ابو حنیفہؒ کی رہنمائی میں ان کے جلیل القدر شاگرد امام محمد بن حسن الشیبانیؒ نے 'السیر الصغیر' اور 'السیر الکبیر' جیسی کتب تصنیف کر کے جدید دنیا کو قانون بین الممالک کا پہلا تحریری اور منظم خاکہ فراہم کیا۔ یہی وجہ ہے کہ بے تعصب جدید محققین امام شیبانیؒ کو بین الاقوامی قانون کا اصل بانی تسلیم کرتے ہیں۔

جب ہم عصری نظریات سے تقابل کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جدید مغربی بین الاقوامی نظریات (جیسے حقیقت پسندی / Realism / لبرل ازم / Liberalism) زیادہ تر ریاستی طاقت کے حصول اور سیکولر بنیادوں پر قائم ہیں، جہاں اخلاقیات اکثر قومی مفاد کے تابع ہو جاتی ہیں۔ اس کے برعکس، سیرت طیبہ سے ماخوذ اسلامی نظریہ 'سیر' الہامی احکامات، جنگی قیدیوں کے انسانی حقوق کی تکریم اور معاہدات کی غیر مشروط پاسداری (Pacta Sunt Servanda) پر مبنی ہے۔ عہد حاضر کے عظیم محقق ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اپنی معرکہ آرا تصانیف (جیسے 'الوثائق السیاسیہ' اور 'The Muslim Conduct of State') کے ذریعے اسی اسلامی قانون بین الممالک کو جدید علمی دنیا کے سامنے پیش کیا اور مدلل انداز میں ثابت کیا کہ اسلامی سفارتی اصول کسی خاص خطے یا وقت تک محدود نہیں بلکہ ہر دور کے لیے قابل عمل ہیں۔

زیر نظر مقالہ، "سیرت نبوی ﷺ میں بین الاقوامی تعلقات کا تصور: سفارت کاری، معاہدات اور جنگ و امن کے اصولوں کا تقابلی مطالعہ"، اسی عصری اور علمی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے ترتیب دیا گیا ہے۔ اس مطالعے کا بنیادی مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ آج کی تنازعات کا شکار دنیا، جو مفاد پرستانہ بین الاقوامی سیاست اور تباہ کن جنگوں کی لپیٹ میں ہے، اسے کس طرح سیرت نبوی ﷺ کے سفارتی اور اخلاقی اصولوں سے روشناس کروا کر عالمی امن کا گہوارہ بنایا جاسکتا ہے۔ یہ تحقیق نہ صرف اسلامی ریاست کے خارجہ اصولوں کو اجاگر کرے گی بلکہ جدید دور کے پیچیدہ عالمی مسائل کا سیرت کی روشنی میں تقابلی جائزہ پیش کرتے ہوئے مستقبل کی سفارت کاری کے لیے ایک ٹھوس علمی و عملی رہنمائی بھی فراہم کرے گی۔

### 1.1 موضوع کا پس منظر اور اہمیت

انسانی تاریخ میں ریاستوں اور اقوام کے مابین تعلقات کی بنیاد ہمیشہ سے کچھ ضوابط پر رہی ہے، تاکہ عالمی امن اور توازن برقرار رہے۔ جدید دور میں "بین الاقوامی تعلقات (International Relations)" کو ایک باقاعدہ سماجی علم کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے، جس کا سہرا عموماً 1648ء کے معاہدہ ویسٹ فلیا (Treaty of Westphalia) کے سر باندھا جاتا ہے۔ تاہم، سچی علمی تحقیق یہ ثابت کرتی ہے کہ اسلام نے آج سے چودہ سو سال قبل ہی ایک ایسی خارجہ پالیسی اور سفارتی نظام کی بنیاد رکھ دی تھی جو عدل، مساوات اور اخلاقی اصولوں پر مبنی تھا۔ سیرت نبوی ﷺ کا مطالعہ محض ایک مذہبی فریضہ نہیں بلکہ ایک ایسی سیاسی اور سفارتی بصیرت کا سرچشمہ ہے جس نے صحرائے عرب سے نکل کر اس وقت کی سپر پاورز (روم و فارس) کو ایک نئے عالمی آرڈر (Global Order) سے روشناس کروایا۔<sup>1</sup>

### 1.2 ریاست مدینہ اور سفارت کاری کا آغاز

نبی کریم ﷺ نے ہجرت مدینہ کے بعد جس پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی، اس کا اولین سفارتی شاہکار "میثاق مدینہ" تھا۔ یہ دنیا کا پہلا تحریری آئین تھا جس نے مختلف مذاہب اور قبائل کے مابین بین الاقوامی تعلقات کی بنیاد پر امن بقائے باہمی (Peaceful Coexistence) پر رکھی۔<sup>2</sup> آپ ﷺ کی سفارت کاری کا مقصد محض زمین جیتنا نہیں بلکہ انسانوں کے دل جیتنا اور انہیں خالق حقیقی سے جوڑنا تھا۔ آپ ﷺ نے سفارت کاری کو دعوت دین کا ذریعہ بنایا اور ملوک و سلاطین کے نام خطوط ارسال کر کے بین الاقوامی سطح پر مکالمے کا آغاز کیا۔<sup>3</sup>

### 1.3 علم السیر (Islamic International Law) کی تدوین

اسلامی تاریخ میں بین الاقوامی تعلقات کے قوانین کو "سیر (Siyar)" کہا جاتا ہے۔ امام محمد بن حسن الشیبانیؒ نے اپنی کتب 'السیر الصغیر' اور 'السیر الکبیر' کے ذریعے اس فن کو مدون کیا۔ جدید مغربی محققین، مثلاً ہانس کروپا (Hans Kruse) نے اعتراف کیا ہے کہ امام شیبانیؒ جدید بین الاقوامی قانون کے اصل بانی ہیں، کیونکہ انہوں نے ہیوگو گروتیئس (Hugo Grotius) سے کئی صدیاں پہلے ان قوانین کو تحریر کر دیا تھا۔<sup>4</sup>

### 1.4 تقابلی جائزہ اور عصری ضرورت

آج کی دنیا جب طاقت کے نشے میں چور ہو کر جنگی قوانین کی پامالی کر رہی ہے، سیرت نبوی ﷺ کے وہ اصول جن میں عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کے حقوق، قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک اور "ایفائے عہد (Pacta Sunt Servanda)" کو تقدس حاصل ہے، مشعل راہ ہیں۔

<sup>1</sup>: Zahid Jalaly, "Analysis of Origin, Development and Nature of Islamic International Law," *Kardan Journal of Social Sciences and Humanities* 1, no. 1 (2018): 1-3. <https://kardan.edu.af/data/public/files/zahid-jalaly-1105012019053648.pdf>

<sup>2</sup>: Yetkin Yildirim, "Peace and Conflict Resolution in the Medina Charter," *Peace Review* 18, no. 1 (2006): 109-117.

<https://www.tandfonline.com/doi/abs/10.1080/10402650500511527>

<sup>3</sup>: Muhammad Mudassir Nawaz and Farzana Solangi, "Prophet Muhammad's (PBUH) Diplomacy with the Byzantine Empire and the Persian Empire," *The Scholar-Islamic Academic Research Journal* 10, no. 2 (2024). <https://doi.org/10.29370/siarj/issue19ar10>

<sup>4</sup>: Muhammad Azeem Farooqi, "The Classical and Contemporary Approaches towards International Law: Conceptual and Thematic Study of Siyar," *IJSSE* 2, no. 2 (2022). <https://ijsse.salmaedusociety.com/index.php/ijsse/article/view/85>

<sup>5</sup> مغربی نظریات (حقیقت پسندی و لبرل ازم) اکثر قومی مفادات کے سامنے اخلاقیات کو قربان کر دیتے ہیں، جبکہ سیرت نبوی ﷺ میں سفارت کاری کی بنیاد سچائی اور دیانت پر ہے۔<sup>6</sup>

## 1.5 تحقیق کے مقاصد

اس مقالے کا بنیادی مقصد سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں بین الاقوامی تعلقات کے ان زیریں اصولوں کو اجاگر کرنا ہے جو دورِ حاضر کے سفارتی بحرانوں کا حل پیش کر سکتے ہیں۔ اس میں خاص طور پر رسول اللہ ﷺ کے معاہدات (مثلاً صلح حدیبیہ)، مکتوبات اور جنگ و امن کے ضوابط کا تقابلی مطالعہ پیش کیا جائے گا۔<sup>7</sup>

## 2: سفارت کاری اور خارجہ پالیسی: تصور اور اسلامی تناظر

### 2.1 سفارت کاری (Diplomacy) کی لغوی و اصطلاحی تعریف

لفظ "سفارت" عربی زبان کے مادہ 'سفر' سے مشتق ہے، جس کے لغوی معنی "بیان کرنا"، "روشن کرنا" یا "دو گروہوں کے درمیان صلح و صفائی کروانا" ہیں۔ اصطلاح میں سفارت کاری سے مراد وہ فن یا مہارت ہے جس کے ذریعے ایک ریاست دوسری ریاستوں یا بین الاقوامی اداروں کے ساتھ اپنے تعلقات کو پر امن طریقے سے استوار کرتی ہے۔<sup>8</sup> اسلامی تناظر میں سفارت کاری محض سیاسی چال بازی کا نام نہیں بلکہ یہ 'دعوت' اور 'تبلیغ' کا ایک حصہ ہے، جس کا مقصد عالمی سطح پر عدل کا قیام اور انسانی حقوق کا تحفظ ہے۔<sup>9</sup>

### 2.2 قبل از اسلام عالمی سیاسی صورتحال اور سفارت کاری

ظہورِ اسلام سے قبل دنیا دو بڑی طاقتوں، سلطنتِ روم (Byzantine Empire) اور سلطنتِ فارس (Sassanid Empire) کے درمیان تقسیم تھی۔ ان ریاستوں کے مابین تعلقات کی بنیاد 'حقیقت پسندی' (Realism) اور طاقت کے توازن پر تھی، جہاں کمزور ریاستوں کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ عرب کا علاقہ ان دو بڑی طاقتوں کے درمیان ایک بفر زون (Buffer Zone) کی حیثیت رکھتا تھا، لیکن وہاں کوئی منظم مرکزی ریاست موجود نہ تھی، جس کی وجہ سے قبائلی عصبیت اور دائمی جنگ و جدل کا دور دورہ تھا۔<sup>10</sup>

### 2.3 ریاستِ مدینہ کا قیام اور خارجہ تعلقات کی بنیاد

<sup>5</sup>: Muhammad Hamidullah, *The Muslim Conduct of State* (Lahore: Sh. Muhammad Ashraf, 1977), 10-15.

<https://archive.org/details/TheMuslimConductOfState-Hamidullah>

<sup>6</sup>: Labeed Ahmed Bsoul, "Treaty (Mu'ahada) Making in Islam," *Religions* 17, no. 1 (2026): 18. <https://doi.org/10.3390/rel17010018>

<sup>7</sup>: Dr. Muhammad Saeed Ur Rehman, "The Strategies of Diplomacy in the Sirah of Prophet Muhammad ﷺ; A True Policy Maker," *Al-Amir* 4, no. 3 (2023): 79-86. <https://alamir.com.pk/index.php/alamir/article/view/215>

<sup>8</sup> یگانہ بین ڈیک، "اسلام میں سفارت کاری کے اصول،" *روزنامہ جنگ*، 15 نومبر 2020۔ <https://jang.com.pk/news/841317>

<sup>9</sup>: Dr. Muhammad Saeed Ur Rehman and Dr. Nayab Ruby, "The Strategies of Diplomacy in the Sirah of Prophet Muhammad ﷺ; A True Policy Maker," *Al-Amir* 4, no. 3 (2023): 80-82. <https://alamir.com.pk/index.php/alamir/article/view/215>

<sup>10</sup>: Muhammad Mudasir Nawaz and Farzana Solangi, "Prophet Muhammad's (PBUH) Diplomacy with the Byzantine Empire and the Persian Empire," *The Scholar-Islamic Academic Research Journal* 10, no. 2 (2024): 210-215.

<https://doi.org/10.29370/siarj/issue19ar10>

نبی کریم ﷺ نے ہجرت کے بعد جب مدینہ منورہ میں پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی، تو آپ ﷺ نے بین الاقوامی تعلقات کے روایتی ڈھانچے کو تبدیل کر دیا۔ آپ ﷺ نے خارجہ پالیسی کی بنیاد درج ذیل تین بنیادی ستونوں پر رکھی:

1. توحید و انسانی مساوات: تمام انسانوں کو برابر قرار دے کر نسلی و لسانی برتری کا خاتمہ کیا۔

2. ایقائے عہد: (Pacta Sunt Servanda) معاہدات کی پاسداری کو ایمان کا حصہ قرار دیا، چاہے وہ غیر مسلموں کے ساتھ ہی کیوں نہ ہوں۔<sup>11</sup>

3. غیر جانبداری اور امن: بلاوجہ کی جنگوں سے گریز اور صلح کو ترجیح دینا۔

2.4 نبوی ﷺ سفارت کاری کے مقاصد

رسول اللہ ﷺ کی سفارت کاری کے بنیادی مقاصد میں اسلام کی آفاقی دعوت کو پہنچانا، ریاست مدینہ کا دفاع کرنا، اور خطے میں امن و امان قائم کرنا شامل تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے سفراء کو خصوصی ہدایات دے کر بھیجا کہ وہ اخلاقِ حسنہ کا مظاہرہ کریں اور دشمن کے ساتھ بھی بدعہدی نہ کریں۔<sup>12</sup>

3: نبوی ﷺ معاہدات اور مکتوبات: بین الاقوامی قانون کے عملی مظاہر

3.1 میثاقِ مدینہ: پہلا تحریری عالمی دستور

ریاست مدینہ کے قیام کے فوراً بعد نبی کریم ﷺ نے مدینہ کے مختلف قبائل (مسلم، یہودی اور مشرکین) کے مابین ایک تحریری معاہدہ طے کیا جسے "میثاقِ مدینہ" کہا جاتا ہے۔ یہ دستاویز بین الاقوامی تعلقات کے حوالے سے اس لیے اہمیت رکھتی ہے کہ اس نے پہلی بار "امتِ واحدہ" (One Community) کا تصور پیش کیا، جس میں تمام شہریوں کو مساوی حقوق اور مذہبی آزادی حاصل تھی۔<sup>13</sup> اس معاہدے نے مشترکہ دفاع (Collective Defense) کے اصول کو متعارف کروایا، جو آج کے اقوام متحدہ کے چارٹر کا ایک بنیادی حصہ ہے۔<sup>14</sup>

3.2 صلح حدیبیہ: کامیاب سفارت کاری کا نمونہ

<sup>11</sup> : Labeeb Ahmed Bsoul, "Treaty (Mu'ahada) Making in Islam," *Religions* 17, no. 1 (2026): 18.

<https://doi.org/10.3390/rel17010018>

<sup>12</sup> : Muhammad Hamidullah, *The Muslim Conduct of State* (Lahore: Sh. Muhammad Ashraf, 1977), 45-50.

<https://archive.org/details/TheMuslimConductOfState-Hamidullah>

<sup>13</sup> : Muhammad Hamidullah, *The First Written Constitution in the World* (Lahore: Sh. Muhammad Ashraf, 1975), 15-22.

<https://archive.org/details/TheFirstWrittenConstitutionInTheWorld>

<sup>14</sup> : Yetkin Yildirim, "Peace and Conflict Resolution in the Medina Charter," *Peace Review* 18, no. 1 (2006): 109-117.

<https://www.tandfonline.com/doi/abs/10.1080/10402650500511527>

6 ہجری میں ہونے والا معاہدہ "صلح حدیبیہ" نبوی ﷺ سفارت کاری کا شاہکار ہے۔ بظاہر اس کی شرائط مسلمانوں کے لیے سخت تھیں، لیکن اس معاہدے نے قریش مکہ کی طرف سے ریاست مدینہ کو ایک برابر کی سیاسی قوت (Sovereign Entity) کے طور پر تسلیم کروایا۔<sup>15</sup> اس معاہدے کے ذریعے نبی کریم ﷺ نے 'جنگ بندی' (Ceasefire) حاصل کی، جس سے تبلیغ اسلام کے لیے پرامن ماحول میسر آیا۔ یہ معاہدہ ثابت کرتا ہے کہ دور اندیش سفارت کاری میں بعض اوقات فوری مفادات پر طویل المدتی استحکام کو ترجیح دی جاتی ہے۔<sup>16</sup>

### 3.3 بین الاقوامی حکمرانوں کے نام دعوتی مکتوبات

صلح حدیبیہ کے بعد امن کا دور شروع ہوا تو آپ ﷺ نے اس وقت کی بڑی طاقتوں (قیصر روم، کسریٰ فارس، نجاشی حبشہ اور مقوقس مصر) کے نام سفارتی خطوط لکھے۔ ان مکتوبات میں استعمال کی گئی زبان نہایت باوقار، واضح اور سفارتی آداب کے مطابق تھی۔<sup>17</sup> آپ ﷺ نے ان خطوط پر اپنی مہر (Seal) لگوائی تاکہ اس دور کے بین الاقوامی پروٹوکول کی پاسداری کی جاسکے، جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ اسلام دوسرے ممالک کے رواج اور ضوابط کا احترام کرتا ہے۔<sup>18</sup>

3.4 سفراء کے حقوق اور تحفظ (Diplomatic Immunity) نبی کریم ﷺ نے اس اصول کو مستحکم کیا کہ "سفیر کو قتل نہیں کیا جائے گا"۔ مسیلمہ کذاب کے سفیر جب مدینہ آئے اور گستاخی کی، تب بھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر سفراء کو قتل کرنے کی ممانعت نہ ہوتی تو میں تمہیں سزا دیتا۔ یہ وہی اصول ہے جسے آج "سفارتی استثنیٰ" (Diplomatic Immunity) کہا جاتا ہے اور جو دینا کنونشن کا حصہ ہے۔<sup>19</sup>

### 4: جنگ و امن کے اصول: سیرت نبوی ﷺ اور عصری قوانین کا تقابلی جائزہ

#### 4.1 اسلام کا تصور امن اور اعلان جنگ

اسلامی ریاست کی خارجہ پالیسی کا بنیادی مقصد 'امن کا قیام' ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت سے یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے جنگ کو ہمیشہ آخری حربے کے طور پر استعمال کیا۔ اسلام میں جنگ (جہاد) کا مقصد زمین پر قبضہ کرنا یا لوگوں کو زبردستی مسلمان کرنا نہیں، بلکہ ظلم و ستم کا خاتمہ

<sup>15</sup> : Ali Merad, *Muhammad and the Hudaibiyah Treaty: Political Compromise in Early Islam* (Leiden: Brill, 2022).

<https://brill.com/display/title/15479>

<sup>16</sup> : "The Hudaibiyah Treaty as a Model for International Treaty Law," *Journal of Islamic Law and Culture* 55, no. 3 (2023).

[https://www.researchgate.net/publication/370000000\\_Hudaibiyah\\_Treaty\\_and\\_International\\_Law](https://www.researchgate.net/publication/370000000_Hudaibiyah_Treaty_and_International_Law)

<sup>17</sup> : Muhammad Mudasar Nawaz and Farzana Solangi, "Prophet Muhammad's (PBUH) Diplomacy with the Byzantine Empire and the Persian Empire," *The Scholar-Islamic Academic Research Journal* 10, no. 2 (2024): 207-243.

<https://doi.org/10.29370/siarj/issue19ar10>

<sup>18</sup> : Dr. Muhammad Saeed Ur Rehman, "The Strategies of Diplomacy in the Sirah of Prophet Muhammad ﷺ; A True Policy Maker," *Al-Amir* 4, no. 3 (2023): 83-85. <https://alamir.com.pk/index.php/alamir/article/view/215>

<sup>19</sup> : Zahid Jalaly, "Analysis of Origin, Development and Nature of Islamic International Law," *Kardan Journal of Social Sciences and Humanities* 1, no. 1 (2018): 12-14. <https://kardan.edu.af/data/public/files/zahid-jalaly-1105012019053648.pdf>

اور مذہبی آزادی کا تحفظ ہے۔<sup>20</sup> اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 2(4) کی طرح، اسلام بھی بلاوجہ طاقت کے استعمال کی ممانعت کرتا ہے، تاہم دفاع خود اختیاری (Self-defense) میں جنگ کی اجازت دیتا ہے۔<sup>21</sup>

#### 4.2 دوران جنگ انسانی حقوق (Ius in Bello)

نبی کریم ﷺ نے جنگ کے دوران جن اخلاقی ضوابط کی بنیاد رکھی، وہ جدید "انٹرنیشنل ہیومنیشین لاء (IHL)" سے کہیں زیادہ جامع ہیں۔ آپ ﷺ کے احکامات کے مطابق:

- عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو قتل کرنا ممنوع ہے۔
- غیر محارب (Non-combatants) اور مذہبی پیشواؤں کو نشانہ نہیں بنایا جائے گا۔<sup>22</sup>
- درختوں کو کاٹنا، فصلوں کو تباہ کرنا اور عبادت گاہوں کو مسمار کرنا جرم ہے۔ یہ اصول جنیوا کنونشن (Geneva Convention) سے تیرہ سو سال پہلے ہی مدون کر دیے گئے تھے۔<sup>23</sup>

4.3 جنگی قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک: سیرت طیبہ میں جنگی قیدیوں کے حقوق کا تصور نہایت انقلابی ہے۔ غزوہ بدر کے قیدیوں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا (انہیں کھانا کھلانا اور تعلیم کے بدلے رہا کرنا)، وہ تاریخ عالم میں بے مثال ہے۔<sup>24</sup> اسلامی قانون کے مطابق قیدیوں کو تشدد کا نشانہ بنانا یا انہیں بھوکا رکھنا جائز نہیں، جو کہ جدید بین الاقوامی قانون کے "تھرڈ جنیوا کنونشن" کے عین مطابق ہے۔<sup>25</sup>

#### 4.4 غیر جانبداری (Neutrality) کا تصور

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے مطابق، بین الاقوامی تعلقات میں "غیر جانبداری" کا باقاعدہ قانونی تصور سب سے پہلے مسلمانوں نے پیش کیا۔ اگر دو ریاستیں آپس میں برسرِ پیکار ہوں، تو تیسری ریاست کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ غیر جانبدار رہے اور کسی بھی فریق کی مدد نہ کرے۔<sup>26</sup>

### 5: خلاصہ کلام، نتائج اور تجاویز (Conclusion & Recommendations)

#### 5.1 خلاصہ کلام (Conclusion)

<sup>20</sup> : Muhammad Azeem Farooqi, "The Classical and Contemporary Approaches towards International Law: Conceptual and Thematic Study of Siyar," *IJSSE* 2, no. 2 (2022): 500-505. <https://ijsse.salmaedusociety.com/index.php/ijsse/article/view/85>

<sup>21</sup> : Zahid Jalaly, "Analysis of Origin, Development and Nature of Islamic International Law," *Kardan Journal of Social Sciences and Humanities* 1, no. 1 (2018): 15-18. <https://kardan.edu.af/data/public/files/zahid-jalaly-1105012019053648.pdf>

<sup>22</sup> : Muhammad Hamidullah, *The Muslim Conduct of State* (Lahore: Sh. Muhammad Ashraf, 1977), 205-210. <https://archive.org/details/TheMuslimConductOfState-Hamidullah>

<sup>23</sup> : "War in Islamic Law: Justifications and Regulations," *University of Birmingham Research Database*, accessed April 28, 2026. <https://etheses.bham.ac.uk/id/eprint/487/1/AI-Dawoody09PhD.pdf>

<sup>24</sup> : "The Legal Status of Prisoners in Islamic Law and Their Legal Protection," *World Bulletin of Management and Law* 44 (March 2025). <https://www.scholarexpress.net/index.php/wbml/article/view/456>

<sup>25</sup> میگزین ڈیسک، "اسلام میں سفارت کاری کے اصول"، روزنامہ جنگ، 15 نومبر 2020۔ <https://jang.com.pk/news/841317>

<sup>26</sup> ڈاکٹر حمید اللہ اور قانون بین الممالک، "ترجمان القرآن"، اکتوبر 2018۔ <https://www.tarjumanulquran.org/articles/oct-2018-doctor-hamidullah-or->

اس تحقیقی مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سیرتِ نبوی ﷺ میں بین الاقوامی تعلقات اور سفارت کاری کا جو ماڈل ملتا ہے، وہ محض وقتی سیاسی ضرورت نہیں بلکہ ابدی اخلاقی اصولوں پر مبنی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے تیرہ سو سال قبل ہی وہ تمام سفارتی آداب اور جنگ و امن کے ضوابط وضع کر دیے تھے جنہیں آج کی دنیا "جدید بین الاقوامی قانون" کا نام دیتی ہے۔ میثاقِ مدینہ سے صلح حدیبیہ تک، اور دعوتی مکتوبات سے لے کر فتح مکہ کے عام معافی کے اعلان تک، ہر قدم پر آپ ﷺ نے عدل، ایفاءِ عہد اور انسانیت کے احترام کو ترجیح دی۔<sup>27</sup> تحقیق سے ثابت ہوا کہ:

- اسلامی سفارت کاری کی بنیاد "امن" اور "دعوت" پر ہے، نہ کہ توسیع پسندی پر۔
- معاہدات کی پاسداری (Pacta Sunt Servanda) اسلامی خارجہ پالیسی کا ایک اٹل ستون ہے۔<sup>28</sup>
- اسلام نے جنگ کے دوران بھی انسانی حقوق کے تحفظ کا جو تصور دیا، وہ دورِ حاضر کے جینیوا کنونشنز سے کہیں زیادہ جامع اور مؤثر ہے۔

### نتائج (Findings)

1. سفارتی اسٹیٹ: نبی کریم ﷺ نے تاریخ میں پہلی بار سفیروں کے تحفظ اور ان کی جان و مال کی حرمت کا قانون نافذ کیا۔
2. پر امن بقائے باہمی: میثاقِ مدینہ یہ ثابت کرتا ہے کہ اسلام مختلف مذاہب کے لوگوں کے ساتھ مل کر ایک سیاسی ریاست چلانے کے تصور کا علمبردار ہے۔<sup>29</sup>
3. اخلاقی برتری: مغربی نظریات کے برعکس، اسلامی بین الاقوامی تعلقات میں "دھوکہ" اور "بدعہدی" کی کوئی گنجائش نہیں، چاہے اس سے کتنا ہی بڑا سیاسی فائدہ کیوں نہ حاصل ہو۔<sup>30</sup>

### 5.3 عملی تجاویز (Recommendations)

نصاب کی تیاری: مسلم ممالک کے تعلیمی اداروں اور سفارتی اکیڈمیوں میں "سیرتِ نبوی ﷺ اور سفارت کاری" کو ایک مستقل مضمون کے طور پر شامل کیا جانا چاہیے۔

عالمی مکالمہ: عالمی سطح پر اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی اداروں میں اسلامی قانونِ سیر (Siyar) کے اصولوں کو متعارف کروانے کے لیے علمی سیمینارز کا انعقاد کیا جائے۔

<sup>27</sup> : Dr. Muhammad Saeed Ur Rehman, "The Strategies of Diplomacy in the Sirah of Prophet Muhammad ﷺ; A True Policy Maker," *Al-Amir* 4, no. 3 (2023): 85-86. <https://alamir.com.pk/index.php/alamir/article/view/215>

<sup>28</sup> : Labeeb Ahmed Bsoul, "Treaty (Mu'ahada) Making in Islam," *Religions* 17, no. 1 (2026): 18. <https://doi.org/10.3390/rel17010018>

<sup>29</sup> : Yetkin Yildirim, "Peace and Conflict Resolution in the Medina Charter," *Peace Review* 18, no. 1 (2006): 109-117. <https://www.tandfonline.com/doi/abs/10.1080/10402650500511527>

<sup>30</sup> : Zahid Jalaly, "Analysis of Origin, Development and Nature of Islamic International Law," *Kardan Journal of Social Sciences and Humanities* 1, no. 1 (2018): 20. <https://kardan.edu.af/data/public/files/zahid-jalaly-1105012019053648.pdf>

تنازعات کا حل: دورِ حاضر کے مسلم ممالک کو اپنے باہمی تنازعات کے حل کے لیے "بیثاقِ مدینہ" اور "صلح حدیبیہ" کے ماڈل کو اپنانا چاہیے تاکہ خونریزی کے بجائے مذاکرات کو فروغ ملے۔<sup>31</sup>

**کتابیات (Bibliography)**

اردو ماخذ:

- غازی، محمود احمد، ڈاکٹر۔ ریاستِ مدینہ: معاشرت اور معیشت۔ اسلام آباد: مجمع الفکر الاسلامی، 2015۔
- حمید اللہ، محمد، ڈاکٹر۔ رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی۔ کراچی: اردو اکیڈمی، 1980۔
- روزنامہ جنگ (میگزین ڈیسک)۔ "اسلام میں سفارت کاری کے اصول"۔ 15 نومبر 2020۔  
<https://jang.com.pk/news/841317>

**English Sources:**

1. Ahamat, H. & Hisham, M. "Modern Application of Siyar (Islamic Law of Nations): Some Preliminary Observations." *Al-Wifaq (Research Journal of Islamic Studies)* 2, no. 2 (2019).
2. Bsoul, Labeeb Ahmed. "Treaty (Mu'ahada) Making in Islam." *Religions* 17, no. 1 (2026). <https://doi.org/10.3390/rel17010018>
3. Farooqi, Muhammad Azeem. "The Classical and Contemporary Approaches towards International Law: Conceptual and Thematic Study of Siyar." *IJSSE* 2, no. 2 (2022).
4. Hamidullah, Muhammad. *The Muslim Conduct of State*. Lahore: Sh. Muhammad Ashraf, 1977.
5. Jalaly, Zahid. "Analysis of Origin, Development and Nature of Islamic International Law." *Kardan Journal of Social Sciences and Humanities* 1, no. 1 (2018).
6. Nawaz, Muhammad Mudasir, and Farzana Solangi. "Prophet Muhammad's (PBUH) Diplomacy with the Byzantine Empire and the Persian Empire." *The Scholar-Islamic Academic Research Journal* 10, no. 2 (2024).
7. Rehman, Muhammad Saeed Ur. "The Strategies of Diplomacy in the Sirah of Prophet ﷺ; A True Policy Maker." *Al-Amir* 4, no. 3 (2023).
8. Yildirim, Yetkin. "Peace and Conflict Resolution in the Medina Charter." *Peace Review* 18, no. 1 (2006).

<sup>31</sup> : Muhammad Hamidullah, *The Muslim Conduct of State* (Lahore: Sh. Muhammad Ashraf, 1977), 310-315.

<https://archive.org/details/TheMuslimConductOfState-Hamidullah>